وہاں بارہا مصالحت کی کوشش کی گئی لیکن ہر بار سامراجی قوت سد باب ہوتی رہی
بالآخر قوم پرست قوتوں کو قوت اور طاقت کے استعمال کے سوا کوئی دوسری راہ نظر
آئی اور ڈٹ کر سامراج کا مقابلہ شروع کیا۔ نتیجہ میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اب ان کا ح
بڑھا ہوا ہے اور سامراجی فوجوں کا حوصلہ پست ہو رہا ہے۔ وہ اگرچہ شکست پر شکست
کھا رہے ہیں مگر پھر بھی اپنا غاصبانہ تسلط چھوڑنے پر رضا مند نہیں ہیں۔ اور آثار
نظر آرہے ہیں کہ اب وہاں سامراج نزع کی حالت میں ہے اور جلد ہی اس کا خاتمہ
عرب بھائی بھی اپنی منتشر قوتوں کو یکجا کر کے قوت کا جواب قوت سے دینے کے لیے تیار ہو جائ
وہ دن دور نہیں جب صیہونی سامراج کا وہاں بالکل قلع قمع ہو جائے۔

حال ہی میں سندھ کے ماضی پر ایک شاندار علمی مذاکرہ ہوا جس میں وطن عزیز
متعدد دانشوروں اور ادیبوں کے علاوہ یورپ، ترکی، ایران اور دنیا کے دوسرے کئی
سے تقریباً چالیس نمائندوں نے اس تاریخی اور علمی مذاکرہ میں حصہ لیا اور مذاکرہ نہایت
کامیاب رہا۔ سندھ پاکستان کا وہ صوبہ ہے جس کا ماضی نہایت ہی شاندار اور اسلا
روایات سے وابستہ رہا ہے۔ ماضی بعید میں تو اس کی حدیں وہ تھیں جو آج کے پاک
کی ہیں۔ یہاں برصغیر میں سب سے پہلے اسلام کی نعمت پہنچی۔ اور ایک روایت کے م
تو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی طرف سے نیرون کوٹ (حیدرآباد۔ سندھ) کے
کی طرف اپنا تبلیغی خط پانچ صحابہؓ کے وفد کو دے کر بھیجا تھا۔ جس کی تبلیغ کی بدو
فتح سندھ سے پہلے ہی یہاں اسلام کی اشاعت شروع ہو چکی تھی اور ساتھ ہی نبی ص
علیہ وسلم کے خاندان سے سندھیوں کا رشتہ بھی قائم ہو چکا تھا۔ جیساکہ رجال
کتابوں میں آیا ہے کہ امام زین العابدین کی والدہ ایک سندھی عورت سلافہ نامی تھ
اس کی تصدیق ابن قتیبہ جیسے قدیم مؤرخ اپنی کتاب المعارف میں کر چکے ہیں۔
سندھ کے نامور اور محقق عالم اور محدث مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی نے بھی اپنی کت
"وسیلۃ الغریب الی جناب الحبیب" میں اس کی تائید کی ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت

ایک بیوی جو کہ محمد کی والدہ تھیں، ان کو بھی رجال کی کتابوں میں سندھی عورت بتایا گیا ، اور بنو حنیف قبیلہ میں رہنے کی وجہ سے ان کو حنیفیہ کہا جاتا ہے اور جن کی اولاد کو علوی جاتا ہے۔ اور اس کی بھی صراحت کی گئی ہے کہ حضرت زید بن علیؓ کی والدہ بھی سندھی ت تھیں۔ دوسری طرف اگر اعتصام بالکتاب والسنۃ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو بھی ں خطے کی تاریخ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ تیسری صدی ہجری میں جب منصورہ سندھ دارالسلطنت تھا تو یہاں کے قضاۃ ظاہری مذہب کے تھے جنھوں نے امام داؤد ظاہری ، مذہب کے مطابق کتابیں لکھیں۔ اور ظاہر حدیث پر عمل کیا جاتا تھا۔ اس دور سے ے بھی محدث اور فقہاء سندھ میں پیدا ہوئے، جنھوں نے علم حدیث کی بڑی خدمت اور ان میں کئی تو ایسے امام ہیں جو ائمۂ صحاح ستہ کے شیوخ شمار کیے جاتے ہیں۔

تیرھویں صدی ہجری تک قرآن، حدیث اور فقہ کی خدمت کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ ندھ کے عالمی مذاکرہ میں جو مقالے پڑھے گئے وہ اکثر انھیں محدثین کرام، فقہائے عظام اور سرے علوم و فنون پر پڑھے گئے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان علمی مقالوں میں سے چند اُردو میں ترجمہ کر کے الولی کی ایک اشاعت ان کے لیے مخصوص کردیں۔ ناظرین دُعا فرمائیں یہ خدمت جلد سر انجام ہو جائے۔

گزشتہ چند سالوں سے ماہ مبارک ربیع الاول کے آتے ہی سیرت طیبہ پر تقاریر اور ُسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسوۂ حسنہ کا بیان جتنا ں کیا جائے وہ کم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اب کچھ ایسی رسومات بھی فروغ پا رہی ہیں جن کا اسوۂ سنہ اور سیرت طیبہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ ڈر یہ ہے کہ اب تو قبۂ انور کی شکل بنائی تی ہے آگے چل کر یہ معاملہ قبر شریف بنانے تک نہ پہنچے۔ حالانکہ یہ اہل سنت اور راسخ العقیدہ لمانوں کا شعار نہیں ہے۔ یہ کام حضرات علمائے کرام کا ہے کہ لوگوں کو سنت کے اتباع کا سبق سکھائیں اور راسخ العقیدہ مسلمان بنائیں۔